ٹارزن کی خلائی مہم
صفدر شاہین

ٹارزن کی خلائی مہم

منصور احمد بٹ

نواب سنز پبلی کیشنز
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

با وقار اور نفاست پسند قارئین کے لئے پر وقار اور نفیس ترین کتابیں

طابع	نواب سنز پبلی کیشنز
مطبع	فیض الاسلام پریس
حروف آرائی	میٹرکس کمپوزرز
سرورق	ڈیزائن ماسٹر
اشاعت	۲۰۱۰ء

—— ضابطہ ——

حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

Retail Price
Rs. 25/-

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph: 051-5555275

ڈسٹری بیوٹرز اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5772306

ٹارزن کی خلائی مہم

ٹارزن اور منکو اس وقت ہاتھی پر سوار جنگل کی سیر کر رہے تھے اور منکو کافی دیر سے ہاتھی کے سر پر بیٹھا شرارتیں کر رہا تھا۔ ٹارزن اسے بار بار منع کر رہا تھا کہ ان حرکتوں سے باز رہے مگر منکو کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اس نے ہاتھی کے کان کو پکڑ کر مروڑ دیا ہاتھی جو کہ کافی دیر سے اپنے سر پر اس کی اچھل کود برداشت کر رہا تھا اور صرف ٹارزن کی وجہ سے خاموش تھا' بول اٹھا۔

''منکو...... اب اگر تم نے کوئی حرکت کی تو نیچے پھینک دوں گا......''

''بکواس بند کرو...... کیا تمہیں نہیں معلوم ہم وزیراعظم ہیں......'' منکو گردن اکڑا کر بولا۔

''وزیراعظم اور وہ بھی تم' ہو نہہ...... بلی کی خواب میں

چھچھورے......'' ہاتھی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''گستاخ ہاتھی...... تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے کیا...... تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ سردار ٹارزن چونکہ اس جنگل کا بادشاہ ہے اس لیے میں وزیراعظم ہوں......'' منکو نے غصے سے کہا۔

اس کی بات سن کر ٹارزن اور ہاتھی دونوں ہنس پڑے۔

''وزیراعظم صاحب...... اگر اب تم نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو میں تمہیں زمین پر دے ماروں گا......'' ہاتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری یہ جرأت......'' منکو بولا۔ ''یہ لو......'' اور کہنے کے ساتھ ہی دوبارہ ہاتھی کا کان مروڑ دیا۔

مگر اب ہاتھی کو واقعی غصہ آ گیا اس نے لمبی سونڈ گھما کر منکو کو دے ماری اور منکو صاحب اچھل کر زمین پر جا گرے ٹارزن ہنسنے لگا...... منکو بڑا سا منہ بنا کر اُٹھ کھڑا ہوا...... ٹارزن نے کہا۔

''اب مزہ آیا شرارتیں کرنے کا......''

''سردار...... آپ کو احساس نہیں کہ آپ کے وزیراعظم کی بے عزتی ہو گئی ہے اوپر سے آپ ہنس رہے ہیں......'' منکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اپنی حرکتوں کی سزا پائی ہے تم نے...... نہ ایسی حرکتیں کرتے نہ

زمین پر گرائے جاتے......'' ٹارزن نے سمجھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اگر آپ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس ہاتھی کے بچے کو کچل کر رکھ دیتا......'' منکو نے کہا۔

''ہاتھی یہ ہے تم نہیں ہو جو اسے کچل دو گے......'' ٹارزن نے ہنس کر کہا......

''دراصل تمہیں ہاتھی کی سواری راس نہیں آئی اب تم پیدل ہی چلو......''

منکو نے کچھ کہنا چاہا لیکن اچانک اسے طوطوں کا بے پناہ شور سنائی دیا۔ اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔ کچھ فاصلے پر درخت کی ایک شاخ پر سنہرے رنگ کا ایک طوطا سہما ہوا بیٹھا تھا اور اس کے اردگرد شاخوں پر بیٹھے بے شمار طوطے چلا رہے تھے۔ ٹارزن حیران ہوا کہ اس جنگل کے تو تمام طوطے سبز یا سرخ رنگ کے ہیں مگر یہ سنہرے رنگ کا طوطا کہاں سے آ گیا۔ اس سے پہلے ٹارزن نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

اس کے جنگل کے تمام طوطے چیخ رہے تھے کہ وہ دشمن اور اجنبی ہے۔ ٹارزن نے سوچا کہ یہ ننھا سا پرندہ بھلا کسی سے کیا دشمنی کر سکتا ہے۔ البتہ اس پر یہ شک ضرور کیا جاسکتا تھا کہ وہ کسی کا جاسوس ہو۔ لیکن اس جاسوس کا یہاں کیا کام۔

ٹارزن کی خلائی مہم

ٹارزن نے تمام طوطوں کو چُپ ہو جانے کا حکم دیا۔ اس کا حکم سنتے ہی تمام طوطے یکدم خاموش ہو گئے۔ ٹارزن نے سنہری طوطے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

''سنہری طوطے...... تم کون ہو...... اور اس جنگل میں کیسے آ پھنسے......؟''

''جناب میں قسمت کا مارا ہوں...... آپ مجھے طوطے کی شکل میں دیکھ رہے ہیں...... لیکن دراصل میں انسان ہوں...... میں عراق کا شہزادہ احمر ہوں......'' طوطے نے انسانی آواز میں کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو......؟'' ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ہاں......'' سنہری طوطے نے غمگین لہجے میں کہا۔

''مگر تمہاری یہ حالت کس نے بنائی ہے......؟'' ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ آج سے دو ماہ پہلے کی بات ہے...... میں اور میرے چند ساتھی یہاں سے بہت دور ایک جنگل میں شکار کھیلنے کے لیے آئے...... ہم چند دن کا راشن ساتھ لے کر آئے تھے تاکہ کچھ دن جنگل میں بسر کر سکیں...... ہم سارا دن شکار کھیلتے رہے...... شام کے وقت شکار کیا ہوا گوشت صاف کر کے آگ میں بھون رہے تھے کہ میرے ایک ساتھی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے چلا کر کہا۔

ٹارزن کی خلائی مہم

''وہ دیکھو......وہ کیا ہے......''

میں نے اور میرے دوسرے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ ایک پلیٹ نما چیز تھی جو رات کے اندھیرے میں چمک رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ آسمان سے زمین کی طرف آ رہی تھی اور آخرکار ہم سے کچھ دور درختوں کے ایک جھنڈ میں غائب ہو گئی۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس بڑی سی پلیٹ نما چمکدار چیز کو قریب جا کر دیکھوں...... میرے ساتھیوں نے مجھے روکا کہ ہو سکتا ہے وہاں میرے لیے کوئی خطرہ ہو...... مگر میں ضد کا پکا تھا...... جو ایک بار ٹھان لیتا اس سے پیچھے نہ ہٹتا...... میرے اصرار پر میرے تمام ساتھی بھی میرے ساتھ وہ پلیٹ نما چیز دیکھنے چل دیئے۔

میرے علاوہ میرے چار ساتھی اور تھے۔ ہم پانچوں تیزی سے درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ رہے تھے جن کے پیچھے وہ پلیٹ نما چیز غائب ہوئی تھی۔ جونہی ہم گھنے درختوں کے اس جھنڈ کے عقب میں پہنچے ہم نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ اس پلیٹ نما چیز کی چار ٹانگیں تھیں جن کے ذریعے وہ زمین پر کھڑی تھی اور ابھی تک چمک رہی تھی۔ پہلو میں اس کا دروازہ تھا جس سے ایک سیڑھی لگی ہوئی تھی ہم حیرت سے قریب جا کر اُسے دیکھنے لگے۔

اچانک اس دروازے میں سے ایک عجیب و غریب مخلوق برآمد ہوئی۔ اس مخلوق کا جسم انڈے کی مانند بیضوی تھا جن میں سے چار ہاتھ پاؤں نکلے ہوئے تھے۔ بڑی بڑی پلکوں میں سرخ آنکھیں تھیں۔ ناک غائب تھا اور اس مخلوق کا رنگ سنہری تھا جو کہ اندھیرے میں چمک رہا تھا۔ انڈے نما وہ مخلوق سیڑھیوں کے ذریعے نیچے آنے لگی۔ اتنے میں ویسی ہی انڈا نما ایک سنہری مخلوق دروازے سے برآمد ہوئی اور اس کے بعد دیگرے پانچ انڈے نما اجسام باہر آئے۔ ان کے ہاتھوں میں سنہری رنگ کی چھڑیاں تھیں۔

ہم اس قدر حیران ہو کر انھیں دیکھ رہے تھے کہ ہمیں خود کو چھپانے کا موقع ہی نہ ملا اور انھوں نے ہمیں دیکھ لیا۔ وہ ہمارے پاس آ کر رُک گئیں۔ سب سے آگے والے انڈہ نما انسان نے ہونٹوں کو حرکت دی...... پہلے اس کے ہونٹ نظر نہیں آئے تھے۔ مگر جونہی وہ بولا تو اس کے ہونٹ نظر آنے لگے بالکل باریک باریک دور سے تو نظر ہی نہ آتے تھے۔ انڈے نما وہ انسان کچھ کہہ رہا تھا جس کی ہمیں سمجھ نہ آ رہی تھی۔ شاید وہ کچھ پوچھ رہا تھا۔ ہماری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے اپنے ساتھی سے کچھ کہا اور اس کا ساتھی پلٹ کر سیڑھیوں کے ذریعے دوبارہ اس پلیٹ نما چیز میں داخل ہو گیا۔

چند لمحوں بعد اس کے ساتھ ہی ایک اور انڈے نما انسان باہر نکلا اور وہ دونوں سیڑھیوں سے اترتے ہوئے ہمارے قریب آ پہنچے۔ ساتھ آنے والے چھٹے آدمی نے کہا۔

"کون ہو تم لوگ......اور یہاں کیا کر رہے ہو......؟" وہ انسانی آواز و زبان میں بولا تھا اور اس کے لہجے میں بے حد رعب تھا۔ باقی انڈا نما انسانوں کی نسبت وہ زیادہ لمبا اور چوڑا تھا شاید ان کا سردار رہا ہو گا۔

"ہم عراق سے آئے ہیں اس جنگل میں شکار کھیلنے......" میں نے جلدی سے کہا...... میرے باقی ساتھی ابھی تک ہکابکا انھیں تک رہے تھے۔

"تمہیں جرأت کیسے ہوئی اس جنگل میں آنے کی...... کیا تمہیں علم نہیں کہ یہ جنگل ہمارے تصرف میں ہے......" انڈہ نما انسانوں کا سردار بولا۔

"تمہارے تصرف میں...... لیکن کیوں......تم لوگ یہاں کیا کرتے ہو......؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"ہم یہاں جانوروں کا شکار کرتے ہیں...... پوری دنیا میں یہ واحد جنگل ایسا ہے جس میں جانور زیادہ تعداد میں ہیں اسی وجہ سے ہم نے

شکار کے لیے یہ جنگل منتخب کیا ہے......'' سردار بولا۔

''مگر تم شکار کر کے کیا کرتے ہو......؟'' میں نے دوبارہ پوچھا۔

''ہم شکار کیے ہوئے جانوروں کا گوشت اپنے سیارے پر لے جاتے ہیں اور پھر اسے کھاتے ہیں......'' انڈہ نما انسان بولا۔

''تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور یہ کیا ہے......؟'' میں نے پلیٹ نما چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''ہم لوگ مریخ سے آتے ہیں اور یہ ہماری سواری ہے...... اسے اڑن طشتری کہتے ہیں...... اسی کے ذریعے ہم مریخ سے زمین پر آتے ہیں......'' سردار بولا......

''تم نے کتنے جانور شکار کیے ہیں......؟''

''چار ہرن اور ایک خرگوش......'' میں نے کہا۔

''ہوں...... اس کا مطلب ہے کہ ہماری خوراک سے پانچ چیزیں کم ہو گئیں اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے......اب ہم ان جانوروں کے بدلے تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے......'' سردار نے کہا۔

''پکڑ لو انھیں......'' اس کے یہ کہتے ہی وہ پانچوں انڈہ نما انسان ہماری طرف لپکے ہم نے بھاگنے کی کوشش کی مگر انھوں نے اپنی سنہری چھڑیاں جو نہی ہماری طرف کیں ہم لوگ اپنی اپنی جگہ ساکت ہو

گئے...... اب ہم لوگ بول اور سن سکتے تھے مگر حرکت نہیں کر سکتے تھے۔

ان پانچوں انڈہ نما انسانوں نے ہمیں اپنے ہاتھوں کی مدد سے یوں اٹھا لیا جس طرح ہم کاغذ کے بنے ہوئے ہوں اور سیڑھیاں چڑھ کر ہمیں اس اڑن طشتری میں لے جانے لگے۔ اندر سے وہ اڑن طشتری بڑی خوبصورت تھی۔ قطار سے اس میں کرسیاں بنی ہوئی تھیں اور نیلگوں نیلگوں روشنی اس طشتری کے در و دیوار سے پھوٹ رہی تھی۔ انھوں نے ہمیں اندر لا کر تختے نما میز پر ڈال دیا۔

اُڑن طشتری کا دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا۔ سامنے شیشہ لگا ہوا تھا اور ایک انڈہ نما انسان وہاں کرسی پر بیٹھا سامنے لگے ہوئے بٹنوں کو چھیڑنے لگا۔ ہمیں ایک ہلکا سا جھٹکا محسوس ہوا۔ اس کے بعد کافی دیر ہم لوگ اسی اڑن طشتری میں پڑے رہے۔ انڈہ نما انسان بھی خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھے رہے۔ نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک ایک ہلکا سا جھٹکا دوبارہ محسوس ہوا اور اڑن طشتری کا دروازہ کھول دیا گیا۔ باہر دن کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اس کا مطلب تھا کہ ہم لوگ پوری رات سفر کرتے رہے تھے۔ انڈہ نما انسانوں کا سردار ہمارے قریب آیا اور ہاتھ میں موجود اس سنہری چھڑی کا رُخ ہماری طرف کیا باری باری ہم سب لوگوں کے جسم ٹھیک ہو گئے اور ہم حرکت کرنے لگے۔ اس نے

ٹارزن کی خلائی مہم

ہمیں اڑن طشتری سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔

ہم لوگ باہر آئے تو حیران رہ گئے......باہر کی دنیا ہی الگ تھی۔ بے حد خوبصورت مکانات تھے وہ جن کے در و دیوار سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔ پہلے ہم نے سمجھا تھا کہ باہر دن نکل آیا ہے مگر ابھی وہاں رات ہی تھی اور وہ روشنی انہی مکانات سے پھوٹ رہی تھی۔ باہر شمار انڈے نما سنہری انسان موجود تھے۔ کچھ انڈے نما لوگ ڈھول کی طرح کی کوئی چیز پیٹ رہے تھے جن کی وجہ سے بے پناہ شور محسوس ہو رہا تھا۔

وہاں موجود انسانوں کے جم غفیر نے ہمیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور ایک طرف چل پڑے۔ ہم خاموشی سے ان کے گھیرے میں چلتے رہے۔ کچھ دیر بعد وہ ایک محل نما مکان کے پاس پہنچے۔ مکان کیا تھا خوبصورتی کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ایسے مکانات تو ہم نے زمین پر بھی دیکھے تھے۔ اس مکان میں ہمیں لے جایا گیا اندر جا کر ایک کمرے میں ہمیں قید کر دیا گیا۔

ساری رات کے جاگنے کے بعد ہمیں اس وقت بہت نیند آئی اور ہم سو گئے۔ صبح کے وقت ہمارے کمرے کا دروازہ کھلا۔ دروازہ عجیب تھا۔ پتہ نہیں چلتا تھا کہ دروازہ کس جگہ ہے۔ بس ایک گڑگڑاہٹ کی

آواز پیدا ہوتی تھی اور دیوار میں خلا نمودار ہو جاتا تھا۔ صبح جب دروازہ کھلا تو دو انڈہ نما انسان اندر داخل ہوئے اور میرے ایک ساتھی کو پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے میں نے بہت پوچھنے کی کوشش کی کہ اسے کہاں لے جا رہے ہو اور کیا ہم مریخ پر پہنچ چکے ہیں۔ مگر شاید وہ میری زبان نہیں سمجھتے تھے۔ انھوں نے کوئی جواب نہ دیا اور میرے ساتھی کو پکڑ کر دروازہ بند کر کے چلے گئے۔

پورا دن گزر گیا...... خوراک کے طور پر ہمیں عجیب سے پھل دیئے گئے۔ بہت بے ڈھنگے اور بے رنگے پھل تھے وہ۔ ان کی شکل دیکھ کر انھیں کھانے کو جی نہ چاہتا تھا مگر جب بھوک کی شدت سے ہم مجبور ہوئے اور وہ پھل کھائے تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وہ اتنے خوش ذائقہ اور شیریں پھل تھے کہ بیان سے باہر۔ بہرحال ہم لوگ اپنے ساتھی کی وجہ سے بے حد پریشان تھے۔ نجانے اس کے ساتھ ان لوگوں نے کیا سلوک کیا تھا۔

قید خانے میں ہمیں دوسرا دن شروع ہو چکا تھا۔ ابھی سپیدۂ سحر بھی اچھی طرح نمودار نہیں ہوا تھا کہ وہ انڈہ نما انسان نظر نہ آنے والا دروازہ کھول کر نمودار ہوئے اور میرے ایک اور ساتھی کو پکڑ لیا۔ اس نے اپنا آپ چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن انھوں نے نہ چھوڑا۔ مجھ

سے نہ رہا گیا اور میں ان دونوں انڈہ نما انسانوں کی طرف جھپٹا اور تیزی سے آگے بڑھ کر ایک کے چہرے پر زوردار مکا رسید کیا وہ چیخ اٹھا۔ میں دوسرے کی طرف بڑھا جو میرے ساتھی کو پکڑ کر لے جا رہا تھا۔ میں نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے پیٹ میں لات مارنی چاہی مگر اس نے فوراً اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سنہری چھڑی کا رُخ میری سمت کر دیا اور میں وہیں ساکت ہو کر رہ گیا۔

میرے دوسرے دونوں ساتھی بھی میری مدد کو آئے تھے مگر انہیں بھی ساکت کر دیا گیا۔ ہماری نظروں کے سامنے ہی وہ ہمارے ساتھی کو اٹھا کر باہر چلے گئے اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ دروازہ بند ہونے کے فوراً بعد ہم تینوں اپنی اپنی اصلی حالت میں آگئے اب ہم حرکت کر سکتے تھے۔ ہم لوگ خاموشی سے فرش پر بیٹھ گئے۔ اس دن بھی ہمیں کھانے کے لیے اور بھی ڈھنگے سے پھل دیئے گئے جو ہم نے کھا لیے۔

تیسرے دن دو انڈہ نما انسان میرے ایک اور ساتھی کو لینے آپہنچے۔ میں نے پہلے سے سوچا ہوا تھا کہ پہلے ان کی چھڑیوں پر قبضہ کروں گا۔ چنانچہ جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے میں نے فوراً اٹھ کر ان میں سے ایک کی چھڑی پر جھپٹا مارا۔ میرا ایک ساتھی دوسرے انڈہ نما انسان کی چھڑی کی طرف لپکا اور دوسرے ہی لمحے ان کی

چھڑیاں ہمارے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ میں نے فوراً اس سے چھڑی کھینچتے ہی دونوں ہاتھوں کی مدد سے ایک چھڑی توڑ ڈالی۔ میرے دوسرے ساتھی نے بھی ایسا ہی کیا۔ چھڑی توڑ کر ایک طرف پھینکنے کے بعد میں نے تیزی سے ایک انڈہ نما انسان پر حملہ کر دیا۔ وہ بے چارہ ابھی صورتحال کو بھی صحیح طرح سمجھنے نہ پایا تھا کہ میرا گھونسہ کھا کر دیوار پر جا لگا۔ میرے دوسرے دو ساتھی دوسرے انڈہ نما انسان کی درگت بنانے میں مصروف تھے۔ انڈہ نما انسانوں کے منہ سے، چیخیں نکل رہی تھیں۔

ابھی ہم لوگ انھیں مارنے میں ہی مصروف تھے کہ دروازہ نما خلا سے بیک وقت اور انڈہ نما انسان داخل ہوئے اور انھوں نے آتے ہی اپنے ہاتھوں میں موجود چھڑیوں کے رُخ ہماری طرف کر دیئے۔ ہم تینوں جہاں تھے وہیں ساکت ہو گئے۔

میرے ایک ساتھی کو پکڑ کر وہ لوگ لے گئے اور دروازہ بھی بند کر گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہم لوگ ٹھیک ہو گئے۔ میں اور میرا دوسرا ساتھی بہت پریشان تھے کہ کیا کیا جائے اب ہم صرف دو بچے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ ہم میں سے بھی ایک کم ہو جائے۔

چوتھے دن دروازہ کھلا اور بیک وقت چھ انڈے نما انسان اندر

گھس آئے شاید انہیں علم تھا کہ شاید آج ہم لوگ پھر نہ ان پر حملہ کر دیں اس وجہ سے وہ زیادہ تعداد میں آئے تھے۔ آج ان کے ساتھ ان کا وہی لمبا چوڑا سردار بھی تھا جس نے پہلے دن ہم سے بات چیت کی تھی۔ ان کے اندر داخل ہونے کے فوراً بعد دو انڈہ نما انسان میرے ساتھی کی جانب لپکے۔ میں نے فوراً اپنے ساتھی کا بازو پکڑ لیا۔ میں اسے ان کے ساتھ نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ ادھر سے وہ انڈہ نما میرے ساتھی کو اپنی جانب کھینچ رہے تھے اور ادھر سے میں اسے اپنی جانب کھینچ رہا تھا وہ بے چارہ درمیان میں پھنسا ہوا تھا۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ان کے سردار سے پوچھا۔

''آخر تم لوگ اسے کہاں لے جانا چاہتے ہو......''؟

''ہم لوگ اس کا گوشت اپنی غذا کے طور پر استعمال کریں گے......'' سردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا......تم لوگ آدمخور بھی ہو......'' میں نے حیرت سے پوچھا......میں نے اپنے ساتھی کا بازو چھوڑ دیا تھا اور فوراً ہی دونوں انڈہ نما انسان اسے اٹھا کر باہر نکل گئے تھے۔

''ہاں......'' سردار نے جواب دیا......

''اس کا مطلب ہے میرے چاروں ساتھیوں کو تم کھا چکے

ہو......؟'' میں نے غم و غصے سے کہا۔

''ہاں ....'' سردار بولا اور باہر جانے والے خلاء کی طرف مڑ گیا۔ اس کے بقیہ تین ساتھی اس کے پیچھے تھے۔

میں نے فوراً چھلانگ لگائی اور ایک زوردار کک سے دروازے کی طرف جاتے ہوئے سردار کی پشت میں جمائی وہ الٹ کر منہ کے بل زمین پر آ رہا۔ ابھی میں اس پر دوسرا وار کرنے کی تیاری کر رہا تھا کہ میرا جسم ساکت ہو گیا۔ شاید اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے چھڑی کا رُخ میری طرف کر دیا تھا۔

میرے ساکت ہو جانے کے بعد تینوں انڈہ نما انسان آگے بڑھے اور سردار کو زمین سے اٹھایا۔ سردار بے حد غصے میں تھا۔ غصے کی شدت سے اس کی بڑی بڑی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں۔ اور ان آنکھوں سے وہ مجھے گھور رہا تھا۔ اچانک اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر چھڑی کا رُخ میری جانب کیا اور میں طوطا بن گیا۔ ابھی میں اپنی حالت کو دیکھ کر حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا کہ اس نے دوبارہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر چھڑی کا رُخ میری جانب کیا اور میں ایک چھوٹے سے پنجرے میں قید ہو گیا۔ پھر سردار نے اشارہ کیا اور ایک انڈہ نما انسان نے پنجرہ اٹھایا اور ہم پنجرے سمیت دروازہ نما خلاء سے

باہر آ گئے۔ باہر آ کر ایک انڈہ نما انسان نے دیوار میں کچھ ٹٹولا اور دوسرے ہی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا۔ شاید دیوار میں کوئی بٹن تھا جو اتنا چھوٹا تھا کہ مشکل سے ہی نظر آتا تھا۔

وہ چاروں مجھے لیے اسی عمارت کے ایک کمرے میں آ گئے۔ اس کمرے میں فرش پر قالین نما کوئی چیز بچھی ہوئی تھی اور چار پانچ انڈہ نما انسان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے اپنی زبان سے سردار سے باتیں کرنا شروع کر دیں اور مجھے ایک کونے میں رکھ دیا گیا۔ اسی طرح دن پر دن گزرتے رہے۔ روزانہ پنجرے کا دروازہ کھول کر مجھے خوارک کے طور پر پھل دیئے جاتے جو میں صبر شکر کر کے کھا لیتا۔ میں اپنی قسمت پر آنسو بہایا کرتا تھا کہ شاید میں اب ساری عمر طوطا ہی بنا رہوں۔

وہیں رہنے کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ سردار جس نے مجھے طوطا بنایا تھا' صرف وہ ہی جادو جانتا تھا۔ پورے مریخ پر کوئی بھی انڈہ نما انسان جادو نہ جانتا تھا۔ جادوگر ہونے کی وجہ سے سب انڈہ نما انسان سردار کی بے حد عزت کرتے تھے۔

چند دن پہلے جس انڈہ نما انسان نے مجھے غذا دینے کے لیے دروازہ کھولا وہ دروازہ بند کرنا بھول گیا تھا۔ اس کے جانے کے فوراً بعد میں پنجرے سے نکلا اور اڑتا ہوا تیزی سے کمرے میں رکھی ہوئی

بڑی بڑی صندوق نما چیزوں کے پیچھے دبک گیا۔ میں جانتا تھا کہ وہ لوگ مجھے پنجرے میں نہ پا کر لازمی ڈھونڈنے کے لیے باہر کا رُخ کریں گے اور ان کا خیال صندوقوں کی طرف نہ جائے گا اور ہوا بھی ایسا ہی۔

جب کافی دیر بعد سردار جادوگر اندر داخل ہوا اس کی نظر پنجرے پر پڑی تو حیرت کے مارے اس کا منہ کھل گیا۔ پھر اس نے باہر سے کسی کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ میں خاموشی سے ایک درز سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

باہر سے دو انڈہ نما انسان بھاگتے ہوئے اندر آئے اور اس نے اپنی بولی میں ان سے بات چیت کرنی شروع کر دی۔ میں ان کی بولی نہیں سمجھتا تھا۔ سردار ان دونوں پر غصے سے گرج رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ سب بات چیت میری گمشدگی کے سلسلے میں ہو رہی ہے۔ مگر میں خاموشی سے صندوق نما چیزوں کے پیچھے دبکا رہا۔

آخرکار کچھ دیر بعد وہ تینوں کمرے سے چلے گئے۔ میں خاموشی سے رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جیسے ہی رات ہوئی دیواروں سے روشنیاں پھوٹنے لگیں اور دوبارہ دن کا سماں پیدا ہو گیا۔ لیکن میں رات ہونے کا انتظار اس لیے کر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ رات کے وقت یہ

ٹارزن کی خلائی مہم

اڑن طشتری کے ذریعے روزانہ زمین پر جاتے ہیں جنگل سے شکار حاصل کرنے۔ خیر جیسے ہی رات ہوئی میں صندوقوں کے پیچھے سے نکل آیا۔ اس وقت کمرے میں کوئی نہ تھا۔ پھر میں نہایت آہستگی سے اڑتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا کہ کسی کو میرے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنائی نہ دی۔

شاید اس وقت اس پوری عمارت میں کوئی نہ تھا۔ یقیناً وہاں موجود لوگ اڑن طشتری کی طرف جا چکے تھے۔ لیکن میرا خیال غلط ثابت ہوا ایک کمرے سے تین انڈے نما انسانوں کو میں نے نکلتے دیکھا۔ میں اس وقت روشندان میں بیٹھا ہوا عمارت کا جائزہ لے رہا تھا۔ ان تین انڈہ نما انسانوں میں سردار جادوگر بھی شامل تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں ان کی نظر مجھ پر نہ پڑ جائے میں روشندان ہی کے ذریعے باہر کی طرف کھسک گیا۔

باہر بھی دن کا سماں تھا۔ گلیوں میں کہیں اکاّ دُکاّ لوگ چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں بہت اونچی پرواز کروں تو ان لوگوں کو نظر نہ آ سکوں گا۔ کیونکہ روشنی مکانوں اور گلیوں کی دیواروں سے پھوٹ رہی تھی اور وہ صرف اردگرد کے ماحول کو منور کر رہی تھی اوپر آسمان کی طرف اونچائی میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ چنانچہ میں نے

اڑان بھری اور نہایت اونچی پرواز کرتے ہوئے اڑن طشتری کی تلاش میں پھرنے لگا' آخر کافی دور ایک جگہ مجھے وہی اُڑن طشتری دکھائی دی۔ اس کے اردگرد اتفاق سے اس وقت کوئی نہ تھا اتنے دن ان لوگوں میں رہتے ہوئے مجھے اتنا تو علم ہو چکا تھا کہ سردار اور اس کے گرگے آدھی رات کے وقت ہی سفر کرتے ہیں۔

اڑن طشتری سے سیڑھی لگی ہوئی تھی اور اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دروازہ شاید صرف اندر سے ہی بند کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال میں اڑتا ہوا اڑن طشتری کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا۔ اس پلیٹ نما اڑن طشتری میں میں اپنے چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگا۔ طشتری کے آخری حصے میں مجھے ترپال نما کپڑا پڑا نظر آیا' رسیاں' پلاسٹک کے عجیب و غریب طرز کے برتن اور اس طرح کی کافی ساری چیزیں تھیں۔ میرے چھپنے کے لیے وہ جگہ مجھے سب سے بہترین نظر آئی۔ میں ترپال کے کپڑے کے نیچے گھس گیا اور سردار اور اس کے انڈہ نما ساتھیوں کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ میں دل ہی دل میں بخیر و عافیت زمین پر پہنچ جانے کی دعا کر رہا تھا۔

خدا خدا کر کے وہ لوگ اندر آئے۔ میں چونکہ کپڑے کے نیچے چھپا ہوا تھا اس وجہ سے ان لوگوں کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ صرف ان کی

آوازیں سن سکتا تھا۔ ان لوگوں کے بولنے اور چلنے پھرنے کی آوازیں بھی مجھ تک پہنچ رہی تھیں۔ ان لوگوں کے اندر آنے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد مجھے طشتری کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ میں سمجھ گیا کہ اب طشتری روانہ ہونے والی ہے۔ دروازہ بند ہونے کے فوراً بعد طشتری کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ طشتری روانہ ہو چکی تھی۔ کافی دیر گزر گئی سفر جاری رہا۔ ان لوگوں کی طشتری روانہ ہونے کے بعد مجھے کوئی آواز نہ سنائی دی تھی۔ آج سفر کچھ زیادہ ہی لمبا محسوس ہو رہا تھا۔ آخرکار طشتری کو دوبارہ ایک جھٹکا لگا اور میں سمجھ گیا کہ ہم زمین پر پہنچ چکے ہیں۔ جھٹکا لگنے کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان لوگوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ میں سنتا رہا۔ مجھے انتظار تھا کہ کب یہ لوگ شکار کی تلاش میں باہر جائیں اور کب میں یہاں سے نکلوں۔

میں آوازوں پر غور کرتا رہا ان کی چلنے اور باتیں کرنے کی آوازیں اب آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی جا رہی تھیں یقیناً وہ لوگ طشتری سے باہر نکل چکے تھے۔ میں آہستگی سے ترپال کے کپڑے سے باہر نکلا اور سر اوپر کر کے طشتری کا جائزہ لیا۔ پوری طشتری اس وقت خالی پڑی تھی۔ میں آہستہ آہستہ پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے میں آیا۔ میں

نے دیکھا وہ چھ انڈہ نما انسان تھے جن میں سردار جادوگر بھی شامل تھا۔ ان کا رُخ جنگل کی سامنے کی جانب تھا میری طرف ان کی پشت تھی شاید وہ شکار تلاش کرنے کے لیے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئے اور میں اڑتا ہوا باہر آ گیا جس طرف وہ لوگ گئے تھے میں نے اس کی مخالف سمت میں اڑنا شروع کر دیا۔

میں جانتا تھا کہ اگر ان کی نظر مجھ پر پڑ گئی تو وہ دور سے ہی اپنی سنہری چھڑیوں کے ذریعے مجھے ساکت کر دیں گے۔ میں دوبارہ ان کے ہاتھ نہیں آنا چاہتا تھا۔ میں تیز رفتار سے اڑتا ہوا جنگل سے باہر آ گیا۔ پوری رات میں سفر کرتا رہا۔ دن کے وقت بھی میں سفر میں رہا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تمہارے جنگل میں پہنچا ہوں اور یہاں آ کے تمہارے طوطوں نے مجھے ستانا شروع کر دیا......

"مجھے تمہاری کہانی سن کر بہت دکھ ہوا ہے شہزادے...... بہرحال میں تمہاری مدد کروں گا اور تمہیں اس روپ سے نجات دے کر دوبارہ انسان بنانے کی کوشش کروں گا......" ٹارزن نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ...... اس کے لیے تو تمہیں مریخ پر جانا پڑے گا......" طوطے یعنی شہزادے احمد نے کہا۔

"تو کیا ہوا...... اگر مجھے پیدل بھی جانا پڑا تو جاؤں گا......" ٹارزن

نے پُرعزم لہجے میں کہا...... ''آؤ......میرے ساتھ آج کی رات آرام سے کاٹو...... کل صبح سویرے میں تمہارے ساتھ روانہ ہو جاؤں گا......''

سنہری طوطے نے ٹارزن کا شکریہ ادا کیا اور درخت سے اٹھ کر اس کے کندھے پر آ بیٹھا...... ٹارزن کے ہاتھی کو واپس جھونپڑی کی طرف چلنے کا حکم دیا۔

''سردار......کیا میں پیدل ہی آؤں گا......'' منکو نے روتے ہوئے انداز میں کہا اور ٹارزن ہنس دیا۔

''اچھا ٹھیک ہے...... آؤ بیٹھ جاؤ...... لیکن اب اگر تم نے ہاتھی کو ستانے کی کوشش کی تو ہاتھی کی بجائے میں خود تمہیں نیچے پھینک دوں گا......'' ٹارزن نے کہا۔

اور منکو اچھل کر ہاتھی پر چڑھ بیٹھا...... ہاتھی ٹارزن کے جھونپڑے کی طرف روانہ ہو گیا۔

☆......☆......☆

جھونپڑے میں پہنچ کر ٹارزن نے منکو کو سنہری طوطے کے لیے کیلے اور انگور لانے کے لیے کہا اور طوطے کے سامنے بیٹھ کر اس سے باتیں کرنے لگا۔ طوطا جو دراصل شہزادہ احمر تھا اسے اپنے ملک اور اپنی دنیا کی چیزوں کے بارے میں بتا رہا تھا۔ پھر وہ مریخی انڈہ نما انسانوں

کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ سردار جادوگر نے مجھے طوطا کیوں بنا دیا...... وہ مجھے بھی تو میرے دوسرے ساتھیوں کی طرح کھا سکتے تھے ..."طوطے نے کہا۔

"اس کی وجہ تو وہیں پہنچ کر معلوم کی جا سکتی ہے ....." ٹارزن نے کہا... تم فکر نہ کرو اللہ نے چاہا تو تم دوبارہ انسانی روپ میں آ جاؤ گے ۔ مجھے تمہارے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔"

"اور مجھے بھی "قریب بیٹھے منکو نے دانت نکال کر کہا۔

"تمہاری ہمدردی کی میں شکر گزار ہوں... میاں بندر......" طوطے نے کہا... دراصل طوطا بن جانے کی وجہ سے وہ اب جانوروں کی زبان سمجھ سکتا تھا۔

"اس کی بات سن کر منکو یکدم ناراض ہو گیا...... وہ تھا تو لنگور مگر عقل کا اندھا اسے بندر سمجھ رہا تھا۔"

"میاں کھوتے اوہ معاف کرنا میاں طوطے......" منکو نے فوراً معذرت کرنے کے بعد غصیلے لہجے میں کہا.. "تم مجھے بندر نہیں کہہ سکتے "

"تو کیا میں تمہیں چقندر کہہ سکتا ہوں " طوطے نے بھی جوابا

چوٹ کرتے ہوئے کہا......

''اگر تم اسی نام پر خوش ہو تو آئندہ میں خیال رکھوں گا اور تمہیں چقندر ہی......'' طوطے نے کہنا چاہا۔

''بس بس...... اس سے آگے ایک لفظ بھی کہا تو میں تمہارا گلا گھونٹ دوں گا......'' منکو نے اس کی بات سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے نہیں......میاں چقندر...... گلا مت گھونٹنا میرا ورنہ......'' طوطے نے کہنا چاہا۔ اور دوسرے ہی لمحے منکو تیزی سے اس کی طرف گلا گھونٹ دینے کے لیے جھپٹا مگر طوطا جلدی سے اڑ کر ٹارزن کے کندھے پر جا بیٹھا۔ ٹارزن ان دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہو رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ شہزادہ احمر بھی رنگین طبیعت کا ہے۔ کس طرح کھل کر منکو سے مذاق کیئے جا رہا ہے۔ اب جبکہ وہ اڑ کر ٹارزن کے کندھے پر جا بیٹھا تھا تو منکو اس کی طرف بڑھنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ بہرحال وہ طوطا اصل میں ایک شہزادہ تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہ مصیبت کا مارا ٹارزن کا مہمان تھا۔ مجبوراً منکو کو خون کے گھونٹ پی کر اپنی جگہ پر واپس بیٹھنا پڑا۔

وہ رات خیریت سے گزر گئی۔ صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد وہ تینوں بھی ٹارزن، سنہری طوطا اور منکو سفر پر روانہ ہو گئے۔ ٹارزن اپنے پیچھے

ٹارزن کی خلائی مہم

جنگل کی ذمہ داری کالو شیر کے سپرد کر کے گیا تھا۔ ٹارزن وغیرہ کا رُخ اب اس جنگل کی طرف تھا۔ جہاں مریخ کے لوگ اڑن طشتری کے ذریعے آ کر شکار کیا کرتے تھے۔

سارا دن ان لوگوں کا سفر میں گزرا۔ رہنمائی سنہری طوطا کر رہا تھا۔ کئی جنگل، پہاڑ، ندیاں نالے وہ لوگ عبور کر آئے تھے جہاں بھوک لگتی درختوں سے پھل توڑ کر کھا لیتے اور پیاس لگنے پر سنہری طوطا فضا ں چکر لگا کر معلوم کر آتا کہ چشمہ یا تالاب کس سمت ہے۔ وہاں سے وہ لوگ اپنی پیاس بجھا لیتے۔ رات بھی انھوں نے ایک جنگل میں ر کی۔ دوسری صبح پھر سفر شروع ہوا دوپہر کے وقت وہ لوگ ایک اور گل میں داخل ہوئے۔

''یہی ہے وہ جنگل...... جہاں مریخ کے لوگ آتے ہیں......'' ہری طوطے نے فوراً کہا۔

ٹارزن نے ایک درخت کی اونچی شاخ پر چڑھ کر اردگرد کا جائزہ ۔ واقعی وہ جنگل بے حد وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور جانوروں کی ا بہتات تھی اتنے جانور تو ٹارزن کے جنگل میں بھی نہیں تھے۔ جتنے ں ٹارزن کو نظر آ رہے تھے۔

''تمہیں یقین ہے کہ وہ سردار جادوگر جس نے تمہیں طوطا بنایا ہے

ٹارزن کی خلائی مہم

یہاں آتا ہے زمین پر......" ٹارزن نے درخت سے اتر کر طوطے سے پوچھا۔

"ہاں...... لیکن کبھی کبھی نہیں بھی آتا......" طوطے نے سوچتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر اس جگہ چلتے ہیں جہاں اڑن طشتری آتی ہے......" ٹارزن نے کہا اور وہ تینوں طوطے کی رہنمائی میں اس طرف بڑھنے لگے۔ وہ بالکل جنگل کا وسط تھا۔ جہاں گھنے درختوں کے جھنڈ کے پیچھے وہ میدان نما قطعہ تھا جہاں سنہری طوطے نے انھیں روکا تھا۔

"بس......یہی ہے وہ جگہ......یہاں روزانہ وہ اڑن طشتری آ کر رُکتی ہے......" طوطے نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... فی الحال ہم دور رہ کر نگرانی کریں گے......" ٹارزن نے کہا۔

"ہمیں رات تک انتظار کرنا پڑے گا...... وہ آدھی رات کے بعد ہی یہاں پہنچتے ہیں......" طوطا بولا۔

ٹارزن منکو اور سنہری طوطے کے ساتھ درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف [illegible] اس کے پیچھے سائے میں آ کر وہ تینوں بیٹھ گئے۔ اب [illegible] میدانی قطعے سے [illegible] فاصلہ [illegible] قدم رہا ہو [illegible]

گا۔

''منکو......یار......بھوک لگ رہی ہے......کچھ کھانے کا انتظام کرو......'' ٹارزن نے کہا۔

''منکو بھائی میرے لیے انار توڑ لانا......'' طوطے نے کہا۔

''کیا...... تم کیا لولے لنگڑے ہو...... اُڑ نہیں سکتے......جو میں تمہارے لیے لاؤں......'' منکو نے تڑخ کر کہا۔

''اب تم جا رہے ہو ٹارزن کے لیے لینے......میرے لیے بھی لے آنا......'' طوطے نے نرمی سے کہا۔

''کس خوشی میں...... میرے سے امید مت رکھنا......'' منکو نے رکھائی سے جواب دیا۔

''منکو......یہ سلوک کرتے ہیں مہمانوں کے ساتھ......'' ٹارزن نے منکو سے کہا۔

''جب ہم اپنے جنگل میں تھے تب یہ ہمارا مہمان تھا...... اب تو ہم اس کے مہمان ہیں سردار...... بلکہ اسے چاہیے کہ ہمیں بھی کھلائے اور خود بھی کھائے......'' منکو نے کہا۔

''لگتا ہے تم ایسے نہیں سمجھو گے......'' ٹارزن نے غصے سے اٹھتے ہوئے کہا اور منکو فوراً دم دبا کر بھاگا۔ اسے معلوم تھا ٹارزن اسے سزا

دینے کے لیے اٹھ رہا ہے......اس کے اس طرح بھاگنے پر سنہری طوطا اور ٹارزن خوب ہنسے۔

کچھ دیر بعد منکو پھلوں سے لدا پھندا آ پہنچا۔ ٹارزن' سنہری طوطے اور منکو نے خوب سیر ہو کر پھل کھائے اور پھر رات ہونے کے انتظار میں وہیں لیٹ گئے۔

''میرا خیال ہے کچھ دیر سو لینا چاہیے۔ نجانے رات کو کتنی دیر تک جاگنا پڑے......'' ٹارزن نے کہا۔

اس کی بات سن کر منکو اور سنہری طوطا بھی لیٹنے کی تیاری کرنے لگے۔

☆......☆......☆

سورج غروب ہونے کے بعد ہی وہ لوگ جاگے......وہ بھی اس طرح کہ ان لوگوں کے قریب دو شیر موجود تھے ابھی شیر ان لوگوں سونگھ ہی رہے تھے' حملہ نہ کر پائے تھے کہ اچانک سنہری طوطے کی آ کھل گئی۔ اس نے جو دو خوفناک شیروں کو ٹارزن اور منکو کے قریب موجود پایا تو فوراً چیخ چیخ کر ان دونوں کو جگانے لگا۔ اس کی چیخیں کر ٹارزن اور منکو کی آنکھ کھل گئی۔ اور وہ اٹھ بیٹھے۔

انھیں جاگتا دیکھ کر شیروں نے ان پر حملہ کرنا چاہا...... لیکن ٹارز

فوراً دھاڑا۔

''ٹھہر جاؤ...... حملہ مت کرنا......''

پہلے تو دونوں شیر ٹارزن کو اپنی زبان بولتا دیکھ کر بہت حیران ہوئے پھر ان میں سے ایک نے ٹارزن سے پوچھا۔

''مگر تم کون ہو...... اور ہماری زبان کیسے جانتے ہو......؟''

''میں ٹارزن ہوں...... یہاں سے کچھ دور میرا جنگل ہے...... جہاں میری حکومت ہے...... وہاں کے سب جانور میرے رعایا اور تابع ہیں......'' ٹارزن نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جانور ایک آدم زاد کے تابع ہوں......'' نر شیر نے حیرت سے کہا۔

''تم کبھی آؤ میرے جنگل میں...... وہاں آ کر جب تم اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لو گے تو تمہیں یقین آ جائے گا......'' ٹارزن نے کہا۔

''یقیناً تم جھوٹ بول رہے ہو......'' شیر دوبارہ بولا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں......تمہارے جیسے کئی شیر بھی میرے تابع ہیں......'' ٹارزن نے کہا۔

''تو پھر تم یہاں کیوں آئے ہو......؟'' شیر نے پوچھا۔

''دراصل یہ جو سنہری طوطا تم دیکھ رہے ہو......'' ٹارزن نے اسی

درخت کی شاخ پر بیٹھے طوطے کی طرف اشارہ کیا۔ جس درخت کے سائے میں وہ سوئے ہوئے تھے۔

''دراصل یہ انسان ہے...... اور اسے ایک خلائی جادوگر نے طوطا بنا دیا ہے ... میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنے اصلی روپ میں آ جائے اور اس لیے خلائی جادوگر کی تلاش میں ہم یہاں آئے ہیں ....'' ٹارزن نے کہا۔

''مگر یہاں تو کوئی جادوگر نہیں رہتا '' شیرنی بولی۔

''رہتا نہیں ہے مگر روز رات کو یہاں آتا ہے ...'' ٹارزن بولا۔

''ہم نے تو نہیں دیکھا .. '' شیر بولا۔

''ہوسکتا ہے تمہارا اس سے ٹکراؤ نہ ہوا ہو ...'' ٹارزن بولا۔

''تمہارا جنگل کہاں ہے ....!'' شیرنی نے تجسّس کے مارے پوچھا... اس نے شاید زندگی میں پہلی بار کسی انسان کو اپنی زبان میں بولتے دیکھا تھا۔

''یہاں سے مشرق کی سمت تین جنگل راستے میں آئیں گے...... اس کے بعد چوتھا جنگل میرا ہے ....'' ٹارزن نے بتایا۔

''تم لوگ آؤ کسی دن ہمارے جنگل میں......'' منکو نے کہا۔

''تم خاموش رہو...... بندر کی اولاد'' شیر غصے سے دھاڑا...... اسے

ٹارزن کی خلائی مہم

منکو کی بات ناگوار گزری تھی......

"تم کون ہوتے ہو......ہمیں دعوت دینے والے؟"

"میں ٹارزن کا نائب ہوں......ٹارزن کی غیر موجودگی میں، میں جانوروں پر کنٹرول کرتا ہوں......سمجھے...... اور تم جیسے کئی شیر میرا حکم مانتے ہیں......" منکو نے کہا۔ وہ ٹارزن کی موجودگی میں اس وقت بہت بہادر بن رہا تھا ورنہ سچ تو یہ ہے کہ اگر اس جنگل میں وہ اکیلا ہوتا اور دو شیر سامنے ہوتے تو یقیناً اب تک اس پر کپکپی طاری ہو چکی ہوتی۔

"کیا واقعی......" دونوں شیروں نے حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتے ہوئے ٹارزن سے پوچھا۔

"ہاں......یہ سچ کہہ رہا ہے...... یہ میرا دوست ہے...... اس کا نام منکو ہے......" ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

شیر اور شیرنی دونوں حیرت سے کبھی منکو کو دیکھتے اور کبھی ٹارزن کو ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ انھیں سچا سمجھیں یا جھوٹا...... اب جبکہ ٹارزن کو وہ خود بولتا سن چکے تھے اپنی زبان میں...... اس لیے وہ سوچ رہے تھے کہ ان کی باتوں پر یقین کر لینا چاہیے۔

"ٹھیک ہے...... ہم دونوں آئیں گے کسی دن تمہارے جنگل میں......" شیر نے کہا اور پھر وہاں سے چلے گئے۔

ٹارزن کی خلائی مہم

ان کے جانے کے بعد انہی کے بارے میں ٹارزن منکو اور سنہری طوطا باتیں کرنے لگے۔ باتیں کرتے کرتے رات گہری ہو گئی۔

''ابھی اور کتنی دیر ہے اڑن طشتری آنے میں......'' ٹارزن نے انتظار سے تنگ آ کر پوچھا۔

''آدھی رات کے بعد ہی وہ یہاں آتے ہیں......'' سنہری طوطا بولا۔

آخرکار آدھی رات کا وقت بھی آن پہنچا۔ اس وقت جنگل پر ہو کا عالم طاری تھا۔ چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ وہ تینوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں درختوں کے اس جھنڈ کی جانب دیکھ رہے تھے جس کے پیچھے اڑن طشتری نے آ کر اترنا تھا۔

''سردار......وہ دیکھیں......'' منکو نے یکدم آسمان کی طرف اشارہ کر کے چیختے ہوئے کہا۔

دوسرے ہی لمحے ٹارزن نے چونک کر اوپر دیکھا۔ آسمان سے بے حد چمکدار سی چیز زمین کی طرف آ رہی تھی۔

''یہی ہے وہ اڑن طشتری ٹارزن......'' سنہری طوطا یکدم چلایا۔

آہستہ آہستہ وہ اڑن طشتری زمین کی طرف آنے لگی۔ وہ تینوں تیزی سے درختون کی آڑ میں چھپ گئے تا کہ کسی کی نظر ان پر نہ پڑ

جائے۔ ٹارزن اور منکو درختوں کی آڑ سے اڑن طشتری کی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے آج تک اپنی زندگی میں ویسی چمکدار پلیٹ نما کوئی سواری نہ دیکھی تھی۔ ابھی وہ دیکھ ہی رہے تھے کہ وہ اڑن طشتری درختوں کے جھنڈ کے پیچھے غائب ہو گئی۔

''آؤ چلیں'' ٹارزن بولا...... وہ بہت آہستہ آواز میں بولا تھا۔

''نہیں ٹارزن......ان کے پاس ساکت کر دینے والی چھڑیاں ہیں...... پہلے ہمیں وہ چھڑیاں اپنے قبضے میں لینی ہیں......ورنہ انھوں نے جیسے ہی ہمیں دیکھا فوراً چھڑی کے ذریعے ہمیں بے حس و حرکت کر دیں گے......'' طوطا سرگوشی میں بولا۔

''ٹھیک ہے تم لوگ یہاں ٹھہرو......میں ابھی آ تا ہوں......'' یہ کہہ کر ٹارزن درختوں کے اس جھنڈ کی طرف چل دیا۔ جس کے پیچھے اڑن طشتری اتری تھی وہ دبے پاؤں چلتا ہوا جھنڈ میں داخل ہو گیا۔

ادھر منکو اور سنہری طوطا خاموشی سے بیٹھے ٹارزن کو دیکھ رہے تھے۔ سنہری طوطا سوچ رہا تھا کہ ٹارزن کو کیسے پتہ چلے گا کہ ان میں سے سردار کون ہے۔ مجھے ضرور اس کے پیچھے جانا چاہیے۔

''منکو......تم یہیں ٹھہرو......میں ذرا ٹارزن کے پیچھے جا رہا ہوں......ہو سکتا ہے اسے میری مدد کی ضرورت ہو......'' طوطے نے کہا

''میں بھی آ تا ہوں......''منکو بولا۔

''نہیں تم یہیں ٹھہرو......اگر تم ان خلائی انسانوں کو نظر آ گئے تو وہ لازماً تمہیں اپنی خوراک کے طور پر اپنے ساتھ ہی خلاء میں لے جائیں......'' طوطے نے مسکرا کر کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے...... لیکن جلدی آنا۔'' منکو نے کہا۔ وہ طوطے کی بات سن کر ڈر گیا تھا کہ کہیں واقعی خلائی آدمخور اسے کھا نہ جائیں۔

☆......☆......☆

سنہری طوطا اڑتا ہوا درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھا جس میں ٹارزن گیا تھا۔ طوطا جھنڈ میں داخل ہوا تو ٹارزن اسے ایک درخت کی آڑ میں چھپا ہوا نظر آیا وہ خاموشی سے ٹارزن کے کندھے پر بیٹھ گیا۔ ٹارزن اس طرح اپنے کندھے پر کسی کی موجودگی کر کے یکدم اچھل پڑا۔

''تم......'' ٹارزن نے طوطے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں ٹارزن...... میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو......''طوطے نے کہا اور ٹارزن ہونٹ بھینچ کر بولا۔

''ہاں......لیکن ان پانچ آدمیوں میں سے یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ سردار کون ہے......؟'' ٹارزن نے درخت کی آڑ سے سامنے نظر آنے

والی طشتری سے نکل کر باہر آنے والے خلائی انڈہ نما انسان کو دیکھ کر کہا۔

سنہری طوطے نے بھی ان انڈہ نما انسانوں کی طرف دیکھا مگر اسے بھی ان میں سردار نظر نہ آیا...... شاید وہ آج نہ آیا ہو۔

اس نے سوچا...... پھر وہ ٹارزن سے بولا۔

''میرے خیال میں ٹارزن آج وہ نہیں آیا...... اگر ہوتا تو لازمی طشتری سے باہر آتا......''

''تو پھر اب کیا کریں......بقول تمہارے تمہیں سردار جادوگر نے ہی اس روپ میں پہنچایا ہے تو اسی کو ختم کر کے ہی تمہیں اس روپ سے نجات دلائی جا سکتی ہے......'' ٹارزن نے کہا ان دونوں کا انداز سرگوشی کا تھا تاکہ ان کی آواز انڈہ نما خلائی انسانوں تک نہ پہنچ جائے۔

''تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ کل رات کا انتظار کر لیتے ہیں...... ہو سکتا ہے کل وہ آ جائے......'' طوطا بولا۔

''اور اگر نہ آئے تو......کیا ہم ہر رات انتظار ہی کرتے رہیں گے......'' ٹارزن نے کہا۔

''میرا خیال ہے ہمیں اڑن طشتری میں جا کر چھپ جانا چاہیے...... ظاہر ہے اب یہ لوگ شکار کی تلاش میں جا رہے ہیں پیچھے طشتری اکیلی

ہو گئی......ہم آسانی سے اس میں داخل ہو سکتے ہیں...... پھر ان کے سیارے پر پہنچ کر ہی سردار جادوگر کو تلاش کر لیں گے۔''

''نہیں ٹارزن...... وہاں پہنچ کر تو ہم چوہے دان میں چوہے کی طرح پھنس جائیں گے......وہاں پر ان سب لوگوں کا ہی قبضہ ہے...... یہ لوگ چھڑیوں کے ذریعے ساکت کر کے ہمیں پکڑ لیں گے اور پھر بھون کر کھا جائیں گے...... ہم قیامت تک بھی ان کی قید سے آزاد نہ ہو سکیں گے...... بہتر یہی ہے کہ ہم یہیں زمین پر رہ کر ہی ان کے خاتمے کا کوئی پروگرام بنائیں......''

سنہری طوطے نے ٹارزن کو بڑے پتے کی بات بتائی تھی اور ٹارزن اس کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔

پھر وہ دونوں جھنڈ سے باہر نکلے۔ انڈہ نما خلائی لوگ شکار کی تلاش میں جا چکے تھے۔ ٹارزن اور طوطا خاموشی سے ان درختوں کی طرف آئے جہاں منکو موجود تھا۔ منکو اس وقت درخت کی سب سے اونچی شاخ پر موجود تھا۔ ٹارزن اور طوطا بھی درخت پر چڑھ بیٹھے تا کہ کہیں انڈہ نما انسانوں کی نظر ان پر نہ پڑ جائے۔

کافی دیر بعد انھوں نے دیکھا کہ اڑن طشتری جھنڈ کے پیچھے سے نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ اونچی ہوتی ہوئی خلاء میں نظروں سے

اوجھل ہو گئی۔ ٹارزن اور اس کے ساتھی آرام سے سو گئے۔

☆......☆......☆

صبح کے وقت سب سے پہلے سنہری طوطے کی آنکھ کھلی اس نے ٹارزن اور منکو کو جگایا۔ ناشتہ وغیرہ کرنے کے بعد ٹارزن نے کہا۔

''آؤ......اس جنگل کی ہی سیر کر لیتے ہیں...... رات کو پھر یہاں آ جائیں گے۔''

ٹارزن منکو اور سنہری طوطے کے ساتھ جنگل کی سیر کو نکل کھڑا ہوا۔ دوپہر تک وہ جنگل میں گھومتے رہے۔ گھومتے گھومتے وہ جنگل کی مغربی طرف نکل گئے۔ وہاں جا کر انھوں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا اور ٹھٹھک کر رُک گئے۔

انھوں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آدمی ایک جھونپڑی کے باہر آگ کا دھواں لگائے بیٹھا ہے اور آنکھیں بند کیے دھوئیں کے قریب خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی ٹارزن اور منکو حیرت سے اسے دیکھ ہی رہے تھے کہ سنہری طوطا بولا۔

''ٹارزن یہ ایک بزرگ ہے......ہمارے ملک میں ایسے بہت سے بزرگ ہوتے ہیں...... یہ لوگ آبادی سے دور رہ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں تاکہ کوئی ان کی عبادت میں مداخلت نہ کرے......یہ بہت

پہنچے ہوئے ہوتے ہیں......ہو سکتا ہے یہ مجھے دوبارہ طوطے سے انسان بنا دیں......''

طوطے کی بات سن کر وہ تینوں بزرگ کی طرف بڑھنے لگے۔ بزرگ کے قریب آ کر وہ تینوں خاموشی سے بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد بزرگ نے آنکھیں کھول دیں۔ اور ان کی طرف دیکھنے لگے۔ ان تینوں نے بزرگ کو سلام کیا۔ بزرگ نے سلام کا جواب دیا۔

''بابا جی......میں......'' ٹارزن نے کہنا چاہا۔

''میں جانتا ہوں......تم ٹارزن ہو اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اپنے جنگل سے اس جنگل میں کس مقصد سے آئے ہو......؟'' بزرگ نے ٹارزن کی بات کاٹ کر کہا۔

''ٹارزن اور منکو سمیت سنہری طوطا بھی حیران تھا کہ اس کو کیسے پتہ چلا۔

''بابا جی...... میری مدد کریں۔ میں بہت مصیبت کا مارا ہوں...... ایک ظالم جادوگر نے مجھے انسان سے طوطا بنا دیا ہے......'' سنہری طوطا بولا۔

''مجھے علم ہے......مجھے علم ہے......بزرگ نے کہا......''تم انشاء اللہ اپنے اصل روپ میں آ جاؤ گے......''

''باباجی......میں آپ کا بہت احسان مند رہوں گا اگر ایسا ہو جائے تو......'' طوطے نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے تم لوگوں کو اس وقت بھوک و پیاس شدت سے محسوس ہو رہی ہے......'' بزرگ نے کہا...... پھر وہ ٹارزن سے بولا۔

''جاؤ...... اندر میرے جھونپڑے سے کھانا اور پانی اٹھا لاؤ......''

اس کی بات سن کر ٹارزن خاموشی سے اٹھا اور جھونپڑے میں داخل ہو گیا۔ اندر ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ ایک کونے میں پانی کا ایک گھڑا اور ساتھ میں مٹی کا پیالہ رکھا تھا۔ چٹائی پر تازہ کھانوں اور پھلوں سے بھرا ہوا ایک طشت رکھا تھا ٹارزن حیران ہوا کہ بزرگ نے کھانا اور روٹیاں اس جنگل میں کس طرح پکا لیں۔

کئی بار بحری جہاز کے ذریعے جو لوگ اس کے جنگل کے ساحل پر اترتے تھے ان کے پاس روٹیاں موجود ہوتی تھیں اور انھوں نے ٹارزن کو بھی کئی بار روٹی کھلائی تھی، جو کہ ٹارزن کو بے حد لذیذ محسوس ہوتی تھیں۔ آج اتنے عرصے بعد وہ روٹی دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا اور حیران بھی۔ بہر حال وہ طشت اٹھا کر ٹارزن جھونپڑے سے باہر آ گیا۔

طوطے اور منکو کو پھل دے دیئے گئے اور ٹارزن کھانا کھانے لگا۔

''باباجی...... آپ نہیں کھائیں گے کیا......'' ٹارزن نے بزرگ

سے پوچھا۔

''نہیں...... یہ تمہارے لیے ہیں......'' بزرگ نے کہا۔

انہوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا اور بزرگ دوبارہ آنکھیں موند کر بیٹھ گیا۔ اب وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ بھی رہا تھا۔ کھانا کھا چکنے کے بعد ٹارزن طشت اٹھا کر دوبارہ جھونپڑے میں چلا گیا۔ پانی پی کر وہ باہر آیا تو بزرگ اپنی سابقہ کیفیت میں تھا۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔ منکو اور سنہری طوطا بھی چپ چاپ بیٹھے ہوئے بزرگ کی طرف دیکھ رہے تھے دوپہر سے شام ہو گئی مگر بزرگ کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا۔ ٹارزن انتظار میں تھا کہ کب وہ آنکھیں کھولے اور کب انھیں وہ طریقہ بتائے جس کے ذریعے شہزادہ احمر طوطے سے انسان بن سکتا ہو۔

انتظار کرتے کرتے رات گہری ہو گئی۔ وہ تینوں خاموشی سے بیٹھے بزرگ کی طرف دیکھتے رہے آخر کار آدھی رات سے کچھ دیر پہلے بزرگ نے آنکھیں کھولیں۔

''طشتری کے آنے کا وقت ہونے والا ہے...... یہ لو......'' بزرگ نے اپنے کپڑوں میں سے ایک انگوٹھی نکال کر ٹارزن کے حوالے کرتے ہوئے کہا......

''یہ پہن لو...... اس کے پہننے سے تم پر کوئی جادو اثر نہ کرے گا...... خلائی مخلوق کی جادو کی چھڑیاں بھی بے اثر ہو جائیں گی...... کسی طرح جا کر اڑن طشتری میں چھپ جانا اور پھر مریخ پر پہنچ جانا...... وہاں جا کر سردار جادوگر کو ختم کرنا ہے تمہیں...... کیونکہ سردار جادوگر آج نہیں آئے گا...... اور نہ آئندہ اس کے آنے کی امید ہے...... ہر کام اس نے کسی اور کے ذمے لگا دیا ہے...... اور خود وہیں ایک اور بڑے جادوگر سے مزید جادو سیکھ رہا ہے......'' بزرگ نے کہا۔

ٹارزن اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ انگوٹھی اس نے دائیں ہاتھ میں پہن لی تھی۔

''سنہری طوطا اور تمہارا یہ لنگور منکو میرے پاس رہیں گے تمہاری واپسی تک......اب جاؤ......'' بزرگ نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

ٹارزن بزرگ' طوطے اور منکو کو خدا حافظ کہہ کر اٹھا اور اس سمت چل دیا جہاں اڑن طشتری نے آ کر اترنا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی وہ درختوں کے اس جھنڈ میں جا کر چھپ گیا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اس نے آسمان سے آتی ہوئی وہ چمکدار اڑن طشتری دیکھی جو کہ وہ کل بھی دیکھ چکا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ زمین کی طرف آ رہی تھی اور ایک چمکدار روشن گولے کی طرح معلوم ہو رہی تھی۔ جوں جوں وہ

زمین کے نزدیک آتی گئی۔ اس کی چمک اور جسامت میں اضافہ ہوتا گیا اور پھر ٹارزن کے سامنے موجود میدان نما قطع میں وہ طشتری آ کر ٹھہر گئی۔ اب وہ چاروں ٹانگوں کے سہارے زمین پر کھڑی تھی چند لمحوں بعد ہی اس کا دروازہ کھلا اور ایک سیڑھی طشتری سے زمین تک نمودار ہو گئی۔ پھر اس میں سے باری باری خلائی انڈہ نما انسان باہر آنے لگے۔ آج بھی وہ تعداد میں پانچ تھے۔ سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آئے اور الگ الگ ہو کر مختلف سمتوں کی طرف چلنے لگے۔ کچھ ہی دیر بعد وہ جنگل میں غائب ہو گئے۔ ان کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی ٹارزن اپنی جگہ سے باہر آیا اور تیزی سے اڑن طشتری کی طرف بڑھا۔

اندر داخل ہو کر وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا طشتری کے عقبی حصے میں آیا اور وہاں موجود ترپال کے کپڑے اور دوسری الم غلم چیزوں کے درمیان وہ اپنے چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگا۔ سنہری طوطے سے وہ سن ہی چکا تھا کہ وہ بھی ترپال کے کپڑے کے نیچے چھپ کر آیا تھا۔ مگر وہ ایک چھوٹا سا طوطا تھا اور ٹارزن، ایک لحیم شحیم نوجوان تھا۔ اسے بہت احتیاط سے کام لینا تھا۔ اس نے کپڑا ہٹایا اور نیچے طشتری کے فرش پر لیٹ گیا۔ اوپر سے اس نے ترپال کے ذریعے خود کو اچھی طرح چھپا لیا اور خلائی انسانوں کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا۔

کافی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ لوگ آنے لگے۔ ٹارزن ان کے چلنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سن رہا تھا۔ وہ نہایت عجیب و غریب زبان بول رہے تھے جو کوشش کے باوجود ٹارزن سمجھ نہ پا رہا تھا۔ نہ جانے یہ لوگ کتنے جانور شکار کر آئے ہیں۔ ابھی ٹارزن انہی سوچوں میں گم تھا کہ اڑن طشتری کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ بقول سنہری طوطے کے جھٹکا لگنے کے بعد ہی طشتری روانہ ہو جاتی ہے۔ اب یقیناً طشتری اپنا خلائی سفر شروع کر چکی تھی۔

خلا کے لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں ٹارزن کو اب بھی بخوبی سنائی دے رہی تھیں۔ نجانے وہ لوگ کن باتوں میں مصروف تھے۔ ٹارزن سوچ رہا تھا کہ نجانے ان کا سیارہ کتنا بڑا ہو گا اور وہ سردار جادوگر ڈھونڈ بھی پائے گا یا نہیں سنہری طوطے نے اسے بتا دیا تھا کہ سردار جادوگر باقی خلائی انڈہ نما انسانوں میں سب سے بڑا اور چوڑا ہے اور آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔

اچانک اڑن طشتری کو ایک اور جھٹکا لگا اور ان لوگوں کے چلنے کی آوازیں دوبارہ سنائی دینے لگیں اب ٹارزن انتظار میں تھا کہ کب وہ لوگ یہاں سے جائیں اور وہ باہر نکلے۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد جب ان لوگوں کی آوازیں آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی ہوئی معدوم ہو گئیں

ٹارزن کی خلائی مہم

تو ٹارزن خاموشی سے ترپال سے باہر نکل آیا۔ سنہری طوطے نے بتا دیا تھا کہ وہ لوگ طشتری کا دروازہ بند کر کے نہیں جاتے تھے۔ ٹارزن نے دیکھا واقعی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر دروازے تک آیا اور سر آگے کر کے باہر جھانکا وہاں دن کا سماں تھا۔ دیواروں سے روشنیاں پھوٹ رہی تھیں جن کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ ایک چڑیا کا بچہ بھی نظر میں آئے بغیر وہاں سے نہ گزر سکتا تھا۔

اس وقت باہر کوئی نہ تھا۔ مکمل خاموشی وسکون طاری تھا وہاں شاید رات ہونے کی وجہ سے سو رہے تھے۔ ٹارزن سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے آیا اور دبے پاؤں اندازے سے ایک طرف کو چلنے لگا۔ اسے سمجھ نہ آرہا تھا کہ سردار جادوگر کو وہ کس طرح تلاش کرے مختلف گلیوں اور سڑکوں پر وہ کافی دیر سفر کرتا رہا۔ اس نے سوچا کہ اس طرح تو میں تمام عمر سفر کرتا رہوں تو سردار جادوگر کو نہ ڈھونڈ پاؤں گا۔ کسی مکان میں جا کر وہاں سے پتہ چلانا چاہیے۔

یہ سوچ کر ٹارزن ایک قریبی مکان کی طرف بڑھنے لگا مکان کے قریب پہنچ کر ٹارزن نے بیرونی دیوار پھلانگی اور اندر جا گرا۔ اندر جہاں ٹارزن گرا تھا وہ ایک راہداری تھی۔ وہ راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا نیزہ اس کے پاس تھا۔ راہداری کا اختتام ایک کمرے پر ہوا۔

کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ٹارزن نے دروازہ تھپتھپایا کچھ دیر بعد اندر سے قدموں کی آہٹیں ابھریں۔ دروازہ کھلا اور ایک انڈہ نما خلائی انسان نمودار ہوا۔ ٹارزن کو دیکھ کر اس کی بڑی بڑی آنکھیں حیرت کے مارے اور پھیل گئیں اور آنکھوں کے ساتھ ساتھ منہ بھی کھل گیا۔

دوسرے ہی لمحے اس کے منہ سے عجیب و غریب آواز نکلی جو کہ ٹارزن نہ سمجھ سکا اور پھر وہ خلائی انسان تیزی سے واپس مڑ کر بھاگا۔ ٹارزن بھی اس کے پیچھے لپکا اندر نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اندر ایک مسہری کے علاوہ کرسیاں و میز اور ایک الماری موجود تھی۔ ٹارزن نے چونکہ یہ چیزیں پہلی بار دیکھی تھیں اس لیے سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا چیزیں ہیں۔ ٹارزن نے دیکھا انڈہ نما خلائی انسان نے تیزی سے میز پر پڑی ہوئی سنہری چھڑی اٹھائی اور اس کا رُخ ٹارزن کی طرف کر دیا مگر ٹارزن پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ٹارزن اس خلائی انسان پر کوئی توجہ دیئے بغیر کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

جب انڈہ نما انسان نے ٹارزن پر چھڑی کا کوئی اثر ہوتے نہ دیکھا تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور تیزی سے عقبی دروازہ کھول کر بھاگنے کی کوشش کی اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر ایک دوسرے کمرے کی طرف بھاگا ٹارزن نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی دراصل وہ گھوم پھر کر

پورے مکان کا جائزہ لینا چاہتا تھا کہ ہو سکتا ہے سردار جادوگر وہاں مل جائے۔ پھر ٹارزن بھی خلائی انسان کے پیچھے اسی کمرے کی طرف بھاگا جس میں وہ داخل ہوا تھا اور اس کے دروازے بند کرنے سے پہلے ہی ٹارزن اندر داخل ہو گیا۔ مگر اندر دو بچوں اور ایک انڈہ نما خلائی عورت کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ ٹارزن ان کی زبان بھی نہ جانتا تھا کہ ان سے پوچھنے کی کوشش کرتا کہ سردار جادوگر کہاں ہے۔

پورے مکان کا جائزہ لینے کے بعد ٹارزن جس طریقے سے اندر داخل ہوا تھا ویسے ہی باہر نکل گیا۔ باہر دن کی ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔ صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔ ٹارزن سڑکوں پر چلتا رہا اکا دُکا لوگ اب باہر نکل آئے تھے اور وہ رُک رُک کر ٹارزن کو دیکھنے لگے کئی لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں موجود چھڑیوں کا رُخ ٹارزن کی طرف کیا مگر ٹارزن پر کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ کر وہ حیران ہونے لگے۔ ان کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیسا انسان ہے جس پر جادو کی چھڑی کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔

ٹارزن خاموشی سے ادھر اُدھر دیکھتا ہوا چل رہا تھا کہ دو انڈہ نما انسان سامنے سے آتے دکھائی دیئے۔ انھوں نے اپنی چھڑیوں کا رُخ ٹارزن کی طرف کیا۔ مگر ٹارزن پر کوئی اثر نہ ہوا ان دونوں نے ایک

دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھا اور واپس مڑ کر دوڑنے لگے مختلف گلیوں و چوراہوں کو عبور کرتے ہوئے وہ دونوں انڈہ نما انسان ایک بہت بڑی عمارت میں داخل ہوئے۔ باہر ایک گارڈ متعین تھا۔ اس کو اپنا تعارف کروانے کے بعد وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ راہداری کے پہلے کمرے کے دروازے پر ان میں سے ایک نے دستک دی فوراً ہی دروازہ کھلا۔ دروازہ کھولنے والا سردار جادوگر تھا اندر ایک اور بھی انڈہ نما انسان موجود تھا لیکن وہ جسامت میں سردار جادوگر سے بھی بڑا تھا۔ ان دونوں نے اپنا تعارف کرانے کے بعد کہا۔

''سردار...... یہاں ہم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک اجنبی دیکھا ہے...... جس طرح کے اجنبی زمین پر پائے جاتے ہیں یہ بھی بالکل ویسا ہی ہے۔''

''کیا واقعی......'' سردار جادوگر ان کی بات سن کر حیرت سے بولا......

''مگر وہ یہاں آیا کیسے......؟''

''معلوم نہیں......'' دونوں انڈہ نما انسانوں میں سے ایک نے کہا۔

''اچھا...... ایک منٹ ٹھہرو......'' سردار جادوگر نے کہا اور یہ بات اندر موجود اپنے سے بھی بڑے انڈہ نما انسان کو بتانے لگا۔

''تم لوگ اسے پکڑ کر کیوں نہیں لائے......'' سردار جادوگر سے بڑے انڈہ نما جادوگر نے گرج کر کہا...... وہ سردار جادوگر سے حیثیت میں بھی بڑا تھا اور قدوقامت میں بھی۔ اور سردار جادوگر کا استاد تھا۔ سردار جادوگر نے اسی سے جادوگری سیکھی تھی اور آج کل مزید جادو سیکھنے کے لیے اس کے ساتھ رہ رہا تھا۔

''سردار...... اس پر چھڑی اثر نہیں کرتی...... نہ جانے وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے اس کے ہاتھ میں ایک نوکیلا ڈنڈا بھی ہے جس کے کونے پر تیزی نوکیلی چھری لگی ہوئی ہے......'' دوسرا انڈہ نما انسان بولا۔

''کیا چھڑی اس پر اثر نہیں کرتی...... یہ کیسے ہوسکتا ہے......'' استاد جادوگر بولا...... اس کے لہجے میں حیرت پنہاں تھی۔

''ہاں سردار......ہم نے کئی بار چھڑی کا رُخ اس کی جانب کیا...... لیکن وہ ساکت نہیں ہوا......'' پہلا انڈہ نما انسان بولا۔

''اوہ......'' سردار نے کہا اور دوسرے ہی لمحے دروازے میں موجود گھنٹی بجائی۔ جس کی آواز باہر کہیں سنائی دی اور دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

''اپنے ساتھ فوج لے کر جاؤ اور آدم زاد کو پکڑ لاؤ...... اس کی نشاندہی یہ دونوں کریں گے...... دربار لگنے سے پہلے پہلے اسے لے کر

آ جاؤ......" سردار جادوگر نے کہا۔

"دونوں آدمیوں کے ساتھ ہی وہ دونوں آدمی بھی جو اطلاع دینے سردار کے محل میں آئے تھے باہر نکلے اور کچھ ہی دیر بعد وہ بیشتر اپنے جیسے خلائی انسانوں کو ہمراہ لے کر عمارت سے باہر نکل آئے...... وہ خلائی انسانوں کی فوج تھی ان کے ہاتھوں میں چھڑیوں کے بجائے جدید قسم کی رائفلیں تھیں۔ وہ سب تیزی سے بھاگتے ہوئے ان دونوں خلائی انسانوں کے پیچھے جا رہے تھے جو ٹارزن کو دیکھنے کے بعد وہاں اطلاع دینے آئے تھے۔

وہ دونوں فوج کو ساتھ لیے اسی سڑک پر پہنچے جہاں انھوں نے ٹارزن کو دیکھا تھا مگر ٹارزن وہاں موجود نہ تھا۔ انھوں نے وہاں موجود ایک دوکان والے سے پوچھا۔

"تم نے یہاں اس اجنبی کو دیکھا ہے...... جس پر چھڑی اثر نہیں کرتی......"

"ہاں......وہ اس طرف گیا ہے......" اس نے ایک طرف اشارہ دیا۔

وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے اس طرف گئے مگر وہاں بھی ٹارزن انھیں کہیں نظر نہ آیا۔ اس وقت سورج خوب چڑھ آیا تھا اور گلیوں و

سڑکوں پر لوگوں کا رش بڑھتا جا رہا تھا۔ انہوں نے وہاں سے گزرنے والے لوگوں سے پوچھا اور انھوں نے سامنے کی طرف اشارہ کیا سامنے ایک گلی تھی جو کہ بڑی سڑک پر جانکلتی تھی وہ گلی میں سے نکل کر سڑک پر پہنچے تو نہیں ایک طرف جاتا ہوا ٹارزن دکھائی دیا۔ سڑک پر سے گزرنے والے لوگ مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔ کچھ تو باقاعدہ ٹھہر کر اسے حیرت سے تکنے میں مصروف تھے۔

انڈہ نما فوج تیزی سے بھاگتی ہوئی ٹارزن کی طرف بڑھی اور اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ٹارزن اتنی تعداد میں ان انڈہ نما انسانوں کو دیکھ کر حیران ہوا۔ ان کے ہاتھ میں موجود رائفلیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے گرفتار کرنے آئے ہیں...... ٹارزن سوچ رہا تھا کہ سردار جادوگر کو ایک ہی صورت میں ڈھونڈا جا سکتا ہے کہ اگر وہ گرفتار ہو جائے۔ ظاہر ہے وہ لوگ اسے گرفتار کر کے سردار کے پاس ہی لے جائیں گے۔ ورنہ ویسے تو شاید اسے کبھی بھی نہ ڈھونڈ پائے۔ کئی انڈہ نما انسانوں نے رائفلیں ٹارزن کے جسم سے لگادیں اور ٹارزن رُک گیا۔ اتنے میں ایک انڈہ نما خلائی انسان نے آگے بڑھ کر ٹارزن کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اسے ایک طرف چلنے کا اشارہ کرنے لگے۔

ان کے اشارے پر ٹارزن ان کے گھیرے میں چلنے لگا۔ وہ ٹارزن کو لے کر سردار کی محل نما عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ عمارت میں داخل ہو کر وہ ٹارزن کو لیے راہداری عبور کر کے ایک بڑے کمرے میں آئے۔ بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا وہ۔ وہاں پہنچ کر وہ لوگ رُک گئے اور خاموشی سے ٹارزن پر رائفلیں تانے کھڑے رہے۔ ٹارزن کا خیال تھا کہ وہ اب یقیناً اپنے سردار کا انتظار کر رہے ہیں۔

کچھ ہی دیر بعد ایک بہت بڑا انڈہ نما انسان اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی سب لوگ رکوع کے انداز میں جھکے اور فوراً ہی سیدھے ہو گئے۔ ٹارزن سمجھ گیا کہ وہی سردار ہے۔ سردار داخل ہو کر اندر موجود ایک بہت بڑی کرسی نما چیز پر بیٹھ گیا۔

''کون ہو تم......!'' وہ اپنی بھاری اور گرجدار آواز میں ٹارزن سے مخاطب ہوا۔ وہ آدم زادوں کی زبان جانتا تھا۔

''میں ٹارزن ہوں......'' ٹارزن نے جواب دیا۔

''یہاں کس مقصد سے اور کیسے آئے ہو......؟'' اس نے دوبارہ پوچھا۔

''تم نے ایک آدم زاد کو انسان سے طوطا بنا دیا ہے......میں اسی سلسلے میں آیا ہوں تا کہ تم دوبارہ اس کو اس کا اصلی روپ دے دو......''

ٹارزن نے کہا۔

''اوہ.....تو یہ بات ہے۔'' سردار جادوگر سر کو اثبات میں ہلاتا ہوا بولا۔

''لیکن یہاں پہنچے کس طرح ہو؟''

''تمہاری اڑن طشتری کے ذریعے۔'' ٹارزن بولا۔

''ہوں.....تو وہ طوطا تمہارے پاس پہنچ چکا ہے۔'' سردار جادوگر بولا۔

''اور تم کیا سمجھتے ہو کہ میں اسے تمہارے کہنے پر دوبارہ انسان بنا دوں گا......''

''ہاں.....تو اس میں کیا حرج ہے.....''ٹارزن نے کہا۔

''اس نے ہمیں بہت ستایا ہے۔ میرے آدمیوں کو زخمی کر دیا تھا اس نے.....اور اسی کی سزا دی ہے میں نے اسے..... اب وہ تمام عمر اپنے اصلی روپ میں نہیں آ سکتا.....'' سردار جادوگر غصے سے بولا۔

''اور تم بھی اب زندہ یہاں سے واپس نہیں جا سکو گے۔''

''بکواس بند کرو۔'' ٹارزن بھی غصے سے دھاڑا.....تمہارا کوئی جادو مجھ پر اثر نہیں کر سکتا کسی بھول میں مت رہنا۔''

''ہاں..... اسی لیے تمہارے واسطے رائفلوں کا انتظام کیا گیا ہے.....'' سردار نے کہا۔

''لے جاؤ اسے اور قید کر دو۔ کل اس کا گوشت تقسیم کیا جائے گا۔''

اس کی بات سنتے ہی ٹارزن نے فوراً اپنے سامنے موجود خلائی انسان پر حملہ کر دیا۔ بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹ کر ٹارزن نے اس کی پشت اپنے سینے سے لگا لی اور رائفل اس کے ہاتھ سے چھین لی۔

''اپنے آدمیوں کو حکم دو کہ رائفلیں پھینک دیں ورنہ اس کی گردن توڑ دوں گا......'' ٹارزن نے کہا۔

''اس سچویشن پر تو سردار جادوگر حیرت زدہ رہ گیا اسے ٹارزن سے اتنی جرأت کی توقع نہ تھی اس نے ٹارزن کے پیچھے موجود آدمی کو اشارہ کیا جسے ٹارزن نہ سمجھ سکا اور دوسرے ہی لمحے حیرت سے ساکن اس خلائی انسان نے اپنی رائفل تیزی سے ٹارزن کی کنپٹی سے لگا دی۔

''چھوڑ دو' اس کی گردن چھوڑ دو ورنہ اس سے پہلے ہی رائفل کی گولی تمہارے سر میں گھس جائے گی......'' سردار جادوگر بولا۔

''ٹارزن جانتا تھا کہ اگر اس نے گردن توڑنے کے لیے ذرا بھی بازو کو حرکت دی تو اس سے پہلے ہی گولی اسے مار دی جائے گی اور اگر اس نے گردن توڑ بھی دی تو بعد میں اس کا مارا جانا یقینی تھا۔ اس لیے اس نے گردن چھوڑ دی۔ فوراً ہی رائفلوں کی نالیاں اس کے جسم سے آ لگیں اور اس کے ذریعے ہی اسے ہال کمرے سے باہر لے جایا جانے لگا۔ ٹارزن ویسے بھی اکیلا بیٹھ کر کچھ دیر سوچنا چاہتا تھا۔

ٹارزن کی خلائی مہم

وہ ٹارزن کو لیے ایک دیوار کے پاس پہنچے ایک خلائی آدمی نے دیوار پر ہاتھ مارا اور دوسرے ہی لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز بلند ہوئی۔ اب دیوار میں ایک دروازے جتنا خلاء پیدا ہو چکا تھا۔ دروازے کے خلاء کے پار ایک کمرہ تھا۔ ٹارزن کو اندر دھکیل کر خلاء کے برابر کر دیا گیا۔

ٹارزن نے کمرے کا جائزہ لیا۔ یہ ایک چار دیواری تھی جس میں نہ کوئی روشن دان تھا نہ کھڑکی...... وہ فرش پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ کون سا طریقہ اپنایا جائے کہ سردار جادوگر ہتھے چڑھ جائے۔

صبح سے شام تک ٹارزن قید خانے میں پڑا رہا اور وہاں سے نکلنے اور سردار جادوگر کو مارنے کی حکمت بھی کرتا رہا۔ ابھی وہ سوچوں میں ہی گم تھا کہ اچانک یکدم دیوار میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ خلاء پیدا ہوا اور ٹارزن فوراً اُٹھ بیٹھا۔ خلاء سے دو رائفل بردار انڈہ نما خلائی انسان اندر داخل ہوئے اور فرش پر کچھ پھل رکھ کر واپس جانے لگے تو ٹارزن بولا۔

''ٹھہرو......'' ٹارزن کی آواز سن کر وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ انھیں بولی کی سمجھ نہ آئی تھی۔ ٹارزن نے اشاروں کے ذریعے سے کہا کہ سردار جادوگر کو اند بھیج دو اس سے ضروری بات کرنی ہے۔ بڑی مشکل سے ٹارزن انھیں اپنی بات سمجھا پایا اور وہ اثبات میں

ٹارزن کی خلائی مہم

سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ جاتے وقت وہ دروازہ بند کرنا نہیں بھولے تھے۔

ٹارزن فرش پر لیٹنے کے بعد سوچنے لگا کہ معلوم نہیں سردار جادوگر آتا بھی ہے یا نہیں...... پھر کچھ دیر بعد اسے ان پھلوں کا خیال آیا جو خلائی انسان اندر رکھ گئے تھے۔ عجیب بے ڈھنگے پھل تھے۔ ٹارزن نے ایک پھل کھایا تو حیرت زدہ رہ گیا۔ واقعی شہزادہ احمر صحیح کہتا تھا کہ ان کے بے ڈھنگے پھل بے حد شیریں ہوتے ہیں۔ پھل کھانے کے بعد وہ دوبارہ لیٹ گیا۔ رات ہو چکی تھی۔

اچانک دیوار میں گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور دروازے میں خلاء پیدا ہو گیا۔ ٹارزن اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ خلاء سے سردار جادوگر ایک رائفل بردار کے کمرے کہ اندر داخل ہوا۔ ٹارزن اسی انتظار میں تھا کہ کسی طرح سردار جادوگر آ جائے اس کے اندر داخل ہوتے ہی ٹارزن نے وہیں بیٹھے بیٹھے جست لگائی اور دوسرے ہی لمحے اس نے رائفل بردار کی رائفل پر جھپٹا مارا۔ اگلے لمحے رائفل اس کے ہاتھ میں تھی۔ سردار جادوگر ابھی سچویشن سمجھ بھی نہ پایا تھا کہ ٹارزن نے رائفل اس کی کہنی سے لگا دی۔

''خبردار......اب اگر حرکت کی تو مارے جاؤ گے...... ٹارزن

دھاڑا۔"

اور سردار جادوگر وہیں ساکت ہو گیا۔ سردار جادوگر کے ساتھ جو رائفل بردار اندر داخل ہوا تھا صورتحال کو سمجھنے کے بعد وہ کبھی ٹارزن کو دیکھتا اور کبھی اپنے سردار کو۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ کس طرح اپنے سردار کو بچائے۔

"باہر چلو......" ٹارزن نے رائفل اس کے سر سے لگاتے ہی کہا اور سردار جادوگر خاموشی سے باہر چل دیا۔ رائفل بردار بھی ساتھ تھا جس کی رائفل ٹارزن کے پاس تھی۔ ٹارزن اسے رائفل کی زد میں لیے راہداری عبور کرتا جونہی صحن میں داخل ہوا وہاں موجود چند لوگوں کی نگاہیں حیرت و تعجب سے پھیل گئیں۔ ٹارزن کا رُخ اب بیرونی دروازے کی طرف تھا۔ آن کی آن میں یہ خبر پوری عمارت میں پھیل گئی کہ سردار کی جان خطرے میں ہے کچھ ہی دیر بعد ان کے دروازے تک پہنچتے پہنچتے ان کے پیچھے بیشتر فوجی جمع ہو چکے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں رائفلیں تھیں اور ان کا رُخ ٹارزن کی جانب تھا۔ ٹارزن یہ سب دیکھ رہا تھا اس نے سردار جادوگر سے کہا۔

"اپنے آدمیوں سے کہو کہ مجھ پر گولی چلانے کی جرأت نہ کریں ورنہ اس سے پہلے ہی گولی تمہارے سر کے پار ہو گی اور مجھے یقین ہے

کہ وہ اپنے سردار کی موت کسی قیمت پر نہ چاہیں گے......"

سردار نے اپنے آدمیوں کو اپنی زبان میں نہ جانے کیا کہا کہ ان سب کی رائفلوں کا رُخ نیچے ہو گیا۔

"اب اڑن طشتری کی طرف چلو......" ٹارزن نے گیٹ کے باہر نکلتے ہوئے اسے حکم دیا۔

"تت......تم......کک......کیا چاہتے ہو......؟" سردار نے خوف سے کپکپاتی آواز میں پوچھا۔ یہ تو اسے علم ہو ہی چکا تھا کہ اس اجنبی پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا۔ اس وجہ سے وہ اتنا بڑا جادوگر ہونے کے باوجود موت کے خوف سے کانپ رہا تھا۔

"میں صرف اور صرف زمین پر پہنچنا چاہتا ہوں...... مگر...... تمہیں ساتھ لے کر...... اگر زندگی منظور ہے تو خاموشی سے چلے چلو......" ٹارزن نے جواب دیا۔

اور سردار جادوگر رائفل کے ڈر سے خاموشی سے چلنے لگا۔ اب اس کا رُخ اس جانب تھا جدھر اڑن طشتری موجود تھی۔ ان کے پیچھے فوجی آ رہے تھے۔ یوں سمجھئے ایک بہت بڑا مجمع ان کے پیچھے تھا۔ راستے میں سے گزرتے ہوئے جن کی بھی نظر سردار جادوگر اور ٹارزن پر اور پھر رائفل پر پڑتی اس کا منہ پہلے تو حیرت سے کھل جاتا۔ مگر پھر وہ بھی

سردار جادوگر کے پیچھے مجمع کے ساتھ ہو لیتا۔

مختلف سڑکوں، گلیوں، کوچوں، بازاروں سے گزر کر جب وہ لوگ اڑن طشتری کے پاس پہنچے تو اس وقت تک ان کے پیچھے تقریباً آدھا شہر جمع ہو چکا تھا۔

''چلو......اندر چلو......'' اڑن طشتری کے قریب پہنچ کر ٹارزن نے سردار جادوگر سے کہا۔

''تم صرف اپنے ساتھ اپنے ایک آدمی کو لے سکتے ہو...... جو اڑن طشتری اڑائے گا......جلدی کرو...... بلاؤ اس آدمی کو......'' ٹارزن نے سردار جادوگر کو رائفل سے ٹہوکا دیا۔

سردار جادوگر نے اپنی زبان میں اپنے پیچھے موجود مجمع سے کچھ کہا اور کچھ ہی دیر بعد مجمع چیرتا ہوا ایک انڈہ نما خلائی انسان ان کے پاس آ گیا اور ٹارزن اور سردار جادوگر کے ہمراہ اڑن طشتری کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہو کر ٹارزن نے سردار جادوگر کو دھکا دے کر ایک کرسی پر بٹھایا اور خود اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر رائفل کی نال اس کی کنپٹی سے چپکا دی اور اسے حکم دیا کہ اپنے آدمی سے کہے کہ دروازہ بند کر کے اڑن طشتری کو اڑانا شروع کرے۔ سردار جادوگر نے اپنی زبان میں اپنے آدمی سے کچھ کہا اوز اس نے فوراً

دروازہ اندر سے بند کر دیا اور خود اڑن طشتری کی اگلی جانب بڑھ گیا۔ جہاں ایک کرسی موجود تھی اور بے شمار بٹن میز پر لگے ہوئے تھے۔ اس کے کرسی پر بیٹھنے کے کچھ لمحوں بعد ہی طشتری کا ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ روانہ ہو گئی۔

سفر طے کرتی ہوئی وہ اڑن طشتری آدھی رات کے وقت اسی جنگل میں اتری۔ جہاں خلائی انسان اسے ہمیشہ اتارا کرتے تھے۔ ٹارزن کے حکم پر دروازہ کھول دیا گیا اور ٹارزن سردار کو رائفل کے زور پر باہر لے آیا دوسرا انڈہ نما خلائی انسان جس نے اڑن طشتری کو چلایا تھا وہ بھی ان کے ساتھ تھا۔

☆......☆......☆

ادھر منکو اور سنہری طوطا بزرگ کے پاس بیٹھے تھے۔ رات گہری ہو چکی تھی مگر وہ جاگ رہے تھے۔ ٹارزن کے انتظار میں گزشتہ رات بھی انھوں نے آنکھوں میں کاٹی تھی وہ سوچ رہے تھے کہ ٹارزن کب آئے کہ اچانک بزرگ نے آنکھیں کھول دیں اور ان سے بولا۔

''جاؤ......اڑن طشتری پہنچنے والی ہے اس میں ٹارزن موجود ہو گا سردار جادوگر کے ہمراہ...... اسے کہنا کہ سردار جادوگر نے تمہیں ایسے منتر سے طوطا بنایا ہے کہ اگر آپ وہ خود چاہے بھی تو تمہیں انسان نہیں بنا

سکتا۔ اس لیے تمہارے انسان بننے کے لیے سردار جادوگر کا خاتمہ ضروری ہے...... اب تم جاسکتے ہو......"

اس کی بات سن کر سنہری طوطا اور منکو بے حد خوش ہوئے اور تیزی سے اس طرف چل دیئے جدھر اڑن طشتری نے آ کر اُترنا تھا۔ ابھی وہ لوگ وہاں پہنچے ہی تھے کہ انھیں خلاء سے اڑن طشتری نمودار ہوتی دکھائی دی اور کچھ دیر بعد ہی ان کے سامنے اڑن طشتری زمین پر اتر آئی۔ دروازہ کھلنے کے بعد اس سے سیڑھی آ لگی اور تھوڑی دیر بعد ہی انھوں نے دیکھا کہ ٹارزن دو انڈہ نما خلائی انسانوں کے ہمراہ دروازے سے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں رائفل تھی جو اس نے بڑے انڈہ نما جادوگر کے سر سے لگائی ہوئی تھی۔

"آہا......سردار آ گیا......" منکو وہیں خوشی سے اچھلنے کودنے لگا...... ٹارزن بھی ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

"لو...... شہزادے...... تمہارے دشمن کو میں لے آیا ہوں......" ٹارزن نے سنہری طوطے سے کہا۔

اور سنہری طوطے نے بزرگ کا پیغام ٹارزن تک پہنچا دیا۔ سنہری طوطے کی بات سن کر ٹارزن نے فوراً ہی رائفل چلا دی اور دوسرے ہی لمحے سردار جادوگر کے سر کے پرخچے اُڑ گئے۔ اپنے سردار کی یہ حالت

دیکھ کر دوسرے انڈہ نما خلائی انسان نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ٹارزن نے اسے بھی رائفل کے ذریعے ہلاک کر دیا۔ ان کو مارنے کے بعد جونہی ٹارزن نے منکو اور سنہری طوطے کی طرف دیکھا تو حیران رہ گیا اب منکو کے ساتھ سنہری طوطے کے بجائے ایک بے حد خوبصورت نوجوان آدمی کھڑا تھا۔ ٹارزن سمجھ گیا کہ یہی شہزادہ احمر ہے جو اپنے اصلی روپ میں آچکا ہے شہزادے احمر نے ٹارزن کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور وہ تینوں بزرگ کی کٹیا کی طرف چل دیئے۔ مگر وہاں پہنچے تو وہاں نہ کٹیا تھی نہ بزرگ وہ تینوں بہت حیران ہوئے۔

"ارے یہ کیا......" ٹارزن حیرت سے بولا۔

"میرا خیال ہے اللہ نے ان بابا جی کو صرف تمہاری مدد کے لیے بھیجا تھا۔ اب جب کہ ہمارا مسئلہ حل ہو چکا ہے تو وہ واپس چلے گئے ہیں......"

شہزادہ احمر بولا اور پھر وہ رات ان تینوں نے اس جنگل میں گزاری۔ دوسری صبح وہ ٹارزن کے جنگل کی طرف چل پڑے۔ ٹارزن سوچ رہا تھا کہ جونہی سمندر میں کوئی بحری جہاز آیا شہزادے احمر کو ان کے ساتھ واپس عراق بھیج دے گا۔

ختم شد